www.KitaboSunnat.com

استعمال کی ہیں جن کا مفہوم الگ الگ ہے۔ گو بعض ایک دوسرے کے مقام پر بھی استعمال ہو سکتیں ہیں، یعنی بعض پہلوؤں میں۔

سیئۃ:۔ برائی کو کہتے ہیں، یہ دو قسم کی ہے ایک وہ جو شرعاً وعقلاً بری تصور کی جاتی ہے دوسری وہ جس سے طبیعت پر انقباض طاری ہوتا ہے اور وہ شاق اور گراں گزرتی ہے۔

عصیان:۔ ترکِ اطاعت کو عصیان اور نافرمانی کہتے ہیں۔ هو ترك الانقياد (کتاب التعریفات للسید)

خطاء، خطیئۃ:۔ سے مراد وہ فعل ہے جو مطلوب نہیں ہوتا بلکہ کسی اور وجہ سے سرزد ہو جاتا ہے، یہ سبب دو قسم کا ہوتا ہے، ایک محظور جیسے نشہ آور شے پی کر کوئی ارتکاب کرنا۔ یہ صورت قابلِ گرفت ہوتی ہے، دوسرا مباح جیسے شکار کے قصد سے گولی چھوڑی مگر کسی اور کو جا لگی، اس میں گرفت نہیں ہے۔ علامہ اصفہانی فرماتے ہیں کہ اس کی متعدد قسمیں ہیں۔

ایک یہ کہ ایسے کام کا ارادہ کرے جس کا قصد مناسب بھی نہ تھا۔ یہ خطا تام ہے۔ یہ قابلِ مواخذہ ہے۔

دوم یہ کہ قصد کچھ اور ہو مگر ہو دوسرا جائے۔ یہ باب افعال سے آتا ہے یہ قابلِ مواخذہ نہیں ہوتا ہے۔

تیسرا یہ کہ غیر مستحسن کام کا قصد کرے مگر فعل مستحسن سرزد ہو جائے یہ باعث ستائش نہیں ہوگا (مفردات راغب)

میر سید شریف جرجانی فرماتے ہیں یہ وہ فعل ہے جو قصد کے بغیر ہو، یہ حق اللہ کے سقوط کی صلاحیت رکھتا ہے بشرطیکہ اجتہاداً ایسا ہوا ہو اور عقوبت شرعی میں شبہ کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لیے ایسا انسان مجرم نہیں ہوتا اور نہ ہی حد اور قصاص اس پر جاری ہوتا ہے لیکن یہ عذر حق العباد کے سقوط کا موجب نہیں ہوتا اس لیے ضمان وغیرہ لازم ہو جاتی ہے۔

هو ما ليس للانسان فيه قصد وهو عذر صالح لسقوط حق الله تعالى اذا حصل عن اجتهاد ويصير شبهة في العقوبة حتى لا يؤثم الخاطئ ولا يؤاخذ بحد ولا قصاص. ولم يجعل عذرا في حق العباد حتى وجب عليه ضمان العدوان (التعريفات ص ۶۸)

ہمارے نزدیک یہ تعریف بہت جامع ہے۔

ذنوب:۔ ذنب ہر اس فعل کو کہتے ہیں، جس کا انجام برا ہو (مفردات)

عیوب کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے (فی اللغۃ الذنوب، العیوب۔ العرف الشذی)

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں جب یہ مطلق بولا جائے تو اس سے ہر واجب کا ترک اور ہر حرام کا ارتکاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ